لوح مرخ خدا اکرم سے
لیوین سمجھے ہر ایک سکہ عزیز

کشف الاخبار کاشف الاسرار

عشرت افزا بہ دافع غم ہے
کشف الاخبار جان عالم ہے

Nuu Sh. Bombay Kushful Akhbar 20

بمبئی مطبع ... مبارک ... ہجری مطابق ۵ نومبر ... باہتمام کمترین منشی محمد امان علی لکھنوی نمبر ۴۴

اشتہار

روز ... کشف الاخبار ... بطبع ... صفحے مین ایکبار ہفتہ ... کا ... مقرر ہے اسمین سوائے ترجمہ اخبارات ولایت انگریزی اور ... کے کلام اور جو بلا تحقیق کا نام ہو نہین لکھیگی بجو اور مذمت زبان پر لانا ہمارا کام نہین ... قسم کو سچ لکھے ہیں باز رہینگے جو صحیح اور تحقیق ہوگا اوسکو لکھینگے قیمت اہل شہر کو واسطے ماہوار پیشگی ایک روپیہ ماہبعد ... روپیہ سالیانہ پیشگی بارہ روپئے مابعد سال چودہ روپئے اور باہر ... پیشگی ... مع محصول ایک ... روپیہ مابعد دس روپئے سالیانہ پیشگی مع محصول سو ... روپئے مابعد چوبیس روپئے اور ... پیشگی سالیانہ سوا پندرہ روپئے مابعد تیس روپئے اور مابعد ہر دوسرا سال کرین ساتھ روپیہ بنا پر انکا قیمت پیشگی ہمراہ درخواست اخبار کے مرحمت فرمائین اس سے زیادہ مدت ایک مہینے کی معین ہے اسکے بعد شرح مابعد اسکے محسوب ہوگی قیمت بذریعہ ہنڈوی یا بل بلادت کے ارسال فرمائین اگر ہنڈوی یا غیر ممکن ہو تو ٹکٹ ہمراہ رجسٹری کے عنایت کرین بغیر اسکے پہنچنے مین شک ہے مگر جسقدر ٹکٹ ہون اونکے فروخت کرنیکا حق پہاون فی روپیہ ایک آنہ زیادہ دیوین کیونکہ ایک روپیہ کا ٹکٹ پندرہ آنے کو بکتا ہے جو صاحب لیا نکے اقرار سے ایک قطعہ اخبار بھی لینگے قیمت سال کی پوری دینی پڑیگی پیشگی کا روپیہ واپس نکیا جائیگا جبکہ اخبار سو قوف کرنا منظور ہو جسقدر قیمت باقی ہو ادا کرے جبتک قیمت ادا نہ ہوگی باوجود عدم ارسال اخبار کے ماہواری اون کے ذمہ واجب الادا ہوگی متفرق ایک اخبار کی قیمت ... فی سطر ... اشتہار پر چار روپیہ مقرر ہے اور مطلب نیکنامی خاص کا اظہار فی سطر ... لیا جائیگا

کشف الاخبار بمبئی خبر فرحت اثر

تشریف آوری جناب نواب نامدار رئیس الاعظم مرشد آباد ملک بنگالہ سے

اس آمدنت باعث آبادی ما ذکر تو بود زمزمہ شادی ما — بلبل ہزار داستان قلم شیرین زبان سطور خیابان چمنستان اخبار پر کچھ خوشی نہایت کے چہچہے مچاتا ہے تو ... کیون نہو مقام نشاط اور امید سرفرازی و قدردانی ہے یعنی تشریف آوری امیر عالیشان و رئیس با نوال کا ترانہ تہنیت سناتا ہے اسلئے آج اسطرح فرحت فزا کے لکھنے اور نام نامی کے تحریر کرنے سے پرچہ کشف الاخبار بمبئی کو کمال مقام افتخار ہے راقم صحیفہ کو اوسکے اظہار سے جتنا ناز و کامیابی کرے لایق اور سزاوار ہے شہرہ بلند نامی سے خبر یابی ہے امید دل بستہ نے صورت دکھائی کہ جناب معلی القاب گردون قباب ہلال رکاب قمر خدم انجم حشم فلک شکوہ حق پرور مریخ جلال مشتری خصال عطارد سیرت برجیس عظمت درۃ التاج فرق ریاست گوہر شاہوار بحر امارت چشم و چراغ خاندان عالیجاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی قوت بازوی اعضرت جوہر شمشیر شجاعت مہر آسمان سخاوت و قدردانی نیر برج مروت و فیض رسانی قدرشناس ارباب علم و فن فیض رسان اہل سخن امیر دریا نوال رئیس حاتم خصال **جناب نواب اعظم علی خان ناصر الملک بہادر** رئیس اعظم مرشد آباد بیٹے نواب ناظم بنگالہ کے بھائی جو کہ ... کے سال آخر ماہ ذی الحجہ مین بہت شان و شوکت ابہ سے صاحبزادگان عالی تبار اور اہل عیال اور دوسرے لوازم سپاہی و خدمتگار وغیرہ قریب سوا سو آدمیونکے ریاستگاہ مرشد آباد سے داخل بمبئی ہو کر واسطے زیارت

عتبات طیبات کربلا معلی کے تشریف لے گئے تھے سب زیارات سے بخوبی تمام مشرف ہو کر اوس جاہ و حشم شوکت و شان سے بخیریت داخل بمبئی ہوئے جہان سے پھر واسطے ادای حج کے کعبہ شریف و مدینہ منورہ کو تشریف لیجانیکا ارادہ مصمم رکھتے تھے داخل بمبئی ہونیکو ایک مہینا سے زیادہ عرصہ ہوا جب سے اس ارادہ پر یہان قیام پذیر ہین کہ اوسی جاہ و حشم سے کعبہ شریف کو بھی روانہ ہوتے مگر اوسطرف کے اخبارات رومی اور اخبار سرکار انگریزی سے وہان بیماری وبا کی زیادہ ہونا معلوم ہونیسے ابتک اوسی انتظار مین بصرف کثیر قیام پذیر و رونق بخش بمبئی ہین ابتک خبر رفع بیماری نہ آنے سے روانگی کا ارادہ ہے کربلا معلی کے سب مقامات طیبات مین جناب نواب صاحب بہادر نے سخاوت رئیسانہ سے اپنی عظمت امارت کے موافق خوب داد و دہش اور خیرات خوب سے بہت بلند نامی کی جسکا سب حال آئندہ ہم تحریر کرینگے جناب نواب صاحب بہادر بہت عالی ہمت و حاتم وار قدردان اور صاحب مروت و سخاوت دوست ہین ہر ایک کے ساتھ بہت قدردانی سے پیش آتے سنا جاتا ہے کربلا معلی سے ایک عالم متدین کو ہمراہ لائے ہین ایک سو روپیہ ماہوار عنایت فرماتے ہین و بعز و توقیر منشی بے نظیر منشی صادق حسین صاحب اہلکار خیر خواہ ہمراہ رکاب ہین بالفعل تو اتنی ہی خبر بطور خبر ورود کے تحریر ہوئی ہے دوسرا حال آئندہ درج اخبار ہوگا سابق مین بھی بوقت تشریف آوری ریاست کے داخلہ بمبئی کی سب کیفیت بخوبی درج صحیفہ ہوئی تھی اب یہ خیر اندیش مہتمم کشف الاخبار بمبئی جناب نواب صاحب بہادر قدردان کی خدمت عالی مین شرف یابی زیارت کی مبارکباد دیتا ہے اسوقت خطاب جناب والا کا معلوم نہونے سے اوسکی تحریر سے مقصر رہا امید عفو رکھتا ہے آئندہ اسم جناب کا مع خطاب و اسمای صاحبزادگان عالی تبار و کیفیت کربلا معلی و روانگی وطن بہت خوشی و خوبی سے مفصل تحریر کریگا ایسے امیر نامدار و قدردان کو خدا تعالی ہمیشہ سلامت رکھے آمین

بیلف آرام کی جگہ پھر آتا ہے

طرفہ حکایت ہے جسکی روایت ہے بمبئی کی عدالت اسمال کاز کورٹ کے بیلف جو سمن اور وارنٹ وغیرہ پہنچاتے ہین جسوقت اونکو اسطرح کا کاغذ ملتا ہے پھر کیا کہنا عدالت اور کوتوالی کے اشراف مشہور ہین یا دخل دو اور مردم آزاری سے جلاد بخوف بن جاتے ہین جہان کسی غریب با عزت وار کے پاس کچھ حکم لیکر گئے انہون نے مطلب کیواسطے اوسکو ذلیل کر دیتے ہین اپنی معزوری مین کسی کو نہین سمجھتے ہین اوسی رفتار نالایق سے بعضے مرتبہ خود بھی ذلیل ہوتے ہین جیسا کہ ہفتہ گذشتہ مین ہفتے کے دن ایک بیلف وارنٹ لیکر محلہ دونگری مین ایک ہندو کو پکڑنے گیا تھا اوسکے گھر مین جانیکا رستہ ایک سنار کے احاطہ صحن اندر تھا بیلف صاحب اپنی عزت کیواسطے دو چار دوستون کو بھی بہادری دکھلانے کو ساتھ لے گئے سنار کے احاطہ مین ایک سیڑھی رکھی تھی اوسکو لگا کر اوس ہندو کے کوٹھے پر لگا کر اندر گھس گیا دوستون کو بھی ساتھ لیگیا اتنے مین سنار آیا اپنی سیڑھی وہان سے اوٹھا لی اور احاطہ کے دروازے مین قفل لگا کنجی جیب مین رکھ لی جو لوگ ہندو کو پکڑنے گئے تھے اونہین سب کو گویا سنار نے قید کر لیا بیلف جب نکلنے لگا تو خود اپنے کو مع دوستون کے گرفتار دیکھ کر شور و فریاد مچانے لگا سب معزوری بھول گئے رستے پر پولس کا سپاہی جاتا تھا اوسکو پکارا سپاہی نے انکار کیا مگر چوکی پر جاکر اپنے انسپکٹر مستر ریامنڈ کو بلا لایا اوسکے سامنے بیلف نے سب حال بیان کیا یہ سنکر مستر ریامنڈ نے اوسی بیلف پر قصور کا الزام لگایا اور کہا کہ مالک مکان کی بلا اجازت تو کیون اوسکے مکان پر احاطہ کے اندر سے چڑھا اسواسطے اگر مکان کا مالک چاہے تو تیرے اوپر کورٹ مین فریاد کرے اور چاہے تجکو چھوڑ دے کیونکہ ایسی سزا ملنے سے پھر تو ایسی حرکت نکریگا اوسکے بعد مستر ریامنڈ نے اوس سنار کو بہت فہمایش و خوشامد کرکے بیلف کو مکان سے باہر نکلوایا کہتے ہین کہ وہ سنار بیلف کے اوپر کورٹ مین فریاد کرنیوالا ہے تا بیلف صاحب اسی طرح آرام کی جگہ پھر جایا کرین معزوری بہت بری ہوتی ہے اوسوقت اگر بیلف نہ آتا تو سنار اپنے مکان مین بیلف جی کی خوب خاطر داری کر سکتا

پارسی اخبار چیون کی بدخواہی کینہ دلی اور کلام

بد اور بانہ پارسی اخبار والے جب صاحبان مسلمان یا کسی سلطنت اسلامی کی
کوئی خبر سچی یا افواہی اپنے اخبار مین ظاہر کرتے ہین تو اپنے حسد اور عداوت
دلی سے اوسکو ایسی فتور خیز عبارت سے لکھتے ہین کہ دوسرے والیان سلطنت
اور سلاطین اسلام سے بدگمان ہو جاوین اور دوستی مین برائی لاوین اسی
موافق جب بادشاہ وقت سرکار انگریز بہادر کی قوم انگریزی مذہب عیسوی کی
اہل کتاب کا نام آتا ہے تو اونکا نام بھی اپنی مغروری سے بہت بد اور بانہ
لکھتے ہین بالفعل تاریخ پہلی نومبر کے راست گفتار مین اوسکے اڈیٹر پارسی
جی نے نہین معلوم کس سند سے حضرت اقدس اعلیٰ سلطان المعظم قیصر روم کے
دربار کی ایک خبر لکھی ہے جسکی سرخی عنوان جسکو پارسی زبان گجراتی مین
مٹھار کہتے ہین وہ ایسے عبارت مفسدی اور حقارت سے لکھی ہے کہ جیسے
کوئی ایک دشمن سے دشمن کو کلام حقیر کہکر ڈرا دیتے کو خبردار کرتے ہین وہ
یہ ہے ۔ (**کرستیو سنبھالیو**) یعنے اے کرستانون
ہوشیار ہو جاؤ کہ کانستان تینوپل کے دریای حلقہ کے ایک عالم اور ولی نے
تھوڑے دن ہوئے ایک رسالہ لکھکر شایع کیا ہے جسمین وہ تمام
دنیا کے مسلمانون کو ظاہر کرکے درخواست کرتا ہے کہ سب لوگ مکہ مین کعبہ کے
آگے اکٹھے ہووین اور وہان سے کرستیون بت پرستون کے ساتھ لڑائی
کرنیکو جاوین کیونکہ مسلمانی مذہب سودھا اور تہذیب کی جڑ اور
علم کا باپ ہے اور اوسکے سوا دوسرے سب دین اندھیرا اور جنگلی پن
یعنے حیوانیت ہے اسواسطے اس مذہب کو بہت ترقی دیکر بڑھانا چاہئے
اور سب لوگ اس سلطان روم کو مذہب اسلامی کے خلیفہ کے موافق عزت دیوین
اور اوسکا نشان چڑھاوین چنانچہ اس رسالہ کو سرکار نے جہانتک سب
ناپسند کیا ہے اور لاکھون رسالون کو باہر پھیلنے سے روک دیا ہے فقط
اب ہماری تحریر صدر کے موافق غور کرنا چاہئے کہ عنوان خبر کی عبارت مین
پارسی مذکور اپنی مغروری یا بے تمیزی سے سرکار نامدار انگریز بہادر بادشاہ
وقت اور اونکی قوم کو کیسے بے ادبی اور حقارت سے خطاب کرتا ہے جیسا
کسی ادنیٰ شخص اور چھوٹی ذات والون کو حقارت سے پکارتا ہے ——
(**کرستیو سنبھالیو**) یہ کسقدر مغروری اور بے ادبی ہے اور تمام
قوم مسلمان اور سلطنت مسلمان کے ساتھ کسقدر اپنی عداوت اور
کینہ دلی سے بدخواہی کرتا ہے کہ حضرت سلطان روم کہ جنکی دلی دوستی
اور سچی محبت سرکار نامدار انگریز بہادر کے ساتھ تمام عالم مین مشہور اور
طرفین سے رابطہ دوستی اور یکجہتی کا ہر طور سے ثابت اور مستحکم ہے
سرکار نامدار کے ایسے دوست قدیم سلطان اعظم قیصر روم کو دشمن
بناکر سرکار کو کیا اچھی عزت کی عبارت سے ہوشیار کرتا ہے کہ جس لفظ لغت
نالایق کا مطلب حقارت کے سوا سلطنت اسلام کے ساتھ فتور اور جھگڑا
کی ترغیب دینے کا ظاہر ہوتا ہے مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایسے بڑے ملکی خبر
سرکار نامدار کے سفیر اعظم جانشین دربار سلطانی مقیم اسلامبول کو جو
موجود ہین انہین بھی شاید معلوم نہین ہوئی جو وہ دربار لندن مین ظاہر
کرکے ہوشیار رہتا اور ولایت اخبارون سے یہ حال سب طرف مشہور
ہو جاتا اور خاص دار الخلافہ استنبول بارگاہ سلطانی کا اخبار جو آ
ہر ہفتے کے میل کے ساتھ ہمارے پاس آتا ہے اس مین بھی اس خبر کا نام تک
نہین دیکھنے مین آیا فقط پارسی ہی صاحب کو یہ خبر سب سے پیشتر نہین معلوم
کہان سے ملی ہے اور کس واسطے لکھی ہے سب اخبار نویسون کا دستور ہے
کہ ہر ایک خبر کی سند اور صداقت کیواسطے مخبر وغیرہ کا حوالہ لکھتے ہین مگر پارسی
صاحب نے کوئی سند اخبار وغیرہ نہین ظاہر کی کہ ایسے ضروری اور مشکل خبر اوسکو
کہان سے ملی اور وہ لاکھون رسالے کہان بند کئے گئے اور یہ بات تعجب ظاہر
کہ جب کسی صاحبان مسلمان یا سلطنت اسلام کی کوئی خبر ہوتی ہے
تو اوسکو پارسی اپنی دلی کینہ اور تعصب کے باعث ایسی عبارت اور الفاظ
نالایق سے چھاپتے ہین کہ جسمین کسی دوسری سلطنت سے بگاڑ یا دوستی مین
فرق ہو جاوے اور جب کسی سلطنت اسلام کی بہتری سنتے ہین تو اوسکو بطور
حقارت اور تمسخر اور طعن کے لکھتے ہین جیسا کہ سابق مین سلطنت اسلام

ملک یارقند اور کاشغر کی ترقی اور خوبی کے باعث سرکار انگلشیہ گورمنٹ انگریزی کے دوستی اور تجارت وغیرہ کی بہتری اور مسٹر فارسٹ صاحب کے وہان جانے اور خوشی سے آنے کی کیفیت سنکر سلطنت ممدوح کا حال بطور حقارت اور تعجب کے درج اخبار کرکے اپنی سخنوری اور رفتار اور بابت صاحب موصوف کا بھی مضحکہ اور تمسخر کیا تھا اپنے حسد سے بہت طعنہ کے ساتھ ایسا لکھا تھا کہ ابھی تو مسٹر ڈوگلاس فارسٹ اپنی یارقندی سفارت کا حال شملہ کی سرد پہاڑ اور ٹھنڈی ہوا مین بیٹھ کر لکھ رہا ہے گویا یارقند کا اسلامی ملک ایک نئی دنیا کی سوغات مسافر انگریزون نے ڈھونڈ کر نکالا ہے۔ دیکھئے اتنے بڑے سفیر ایلچی سرکار کیا اور دوسرے صاحبان انگریز بہادر کے باب مین بھی کس طرح کا تمسخر اور ریاست اسلامی کو حقارت سے لکھتا ہے ہر طرح اپنے کینہ اور بدی سے یہ پارسی اخبارچی باز نہین آتے ہین اور اخبار کے لکھنے مین بھی ایسی بدتمیزی ہے کہ خبر مرقومہ صدر مین لکھا ہے کہ مکہ مین کعبہ کے آگے سب لوگ جمع ہوئے ان بے علم پارسی اخبارچیون کو اتنا بھی نہین معلوم کہ مکہ مین کعبہ کے آگے کیا معنے ہوئے مکہ اور کعبہ کیا دو مقام یا دو نام ہین پھر اوس علمدار سلطانی کا نام کیا اچھا صحیح لکھتا ہے کہ الیادی فندی نام کا علمدار واہ پارسی صاحب سب باتون کا خوب علم رکھتے ہو اول وہ خبر بے سند ہے دوسرے ایسا نام نہین ہوتا عیسی افندی نام ہوتا ہے ذرا عقل اور علم کے بازار مین جاکر کچھ مچھلی اور مل وغیرہ کی مانند سستی ہوئی چیز بھی لاوے تو تھوڑا سا معلوم ہو جاوے یہ فقط سون سان زبان گجراتی سے حاصل ہونا اور اخبار نویس بننا مشکل ہے اخبار نویسی کو بہت طرح کا علم عربی اور فارسی اور علم مجلس اور لیاقت اور تہذیب اور نیک نیتی صلاحیت اور خلق بھی خلایق کی بہبت اور صلح کل ہونا چاہئے مگر یہ پارسی تو سوای بدزبانی اور حسد اور کلمات فساد خیز اور رخنہ اندازی صلح رموز فتوری اور تمسخر نالایق کے دوسرا کچھ نہین جانتے ہین مناسب ہے کہ مسلمانون کی بدی اور الفاظ نالایق رموز و تمسخر و بیہودہ کرنا چھوڑ دین تہذیب اور خلق و لیاقت و ایمانداری سیکھ کر اخبار نویسی کرین یہ کوتری اور گوشت کی دوکانداری نہین ہے کہ سون چھے۔ سون پچھے۔ سون چھے۔ مین اوسے بتی بنکر بھول گئے کوئی اہل اسلام اخبار نویس پارسیون کو بدالفاظ تمسخر اور رموز یا نسبت وغیرہ نہین لکھتے ہین ہم بہت مرتبہ اطلاع کر چکے ہین اور پھر کرتے ہین کہ اب ایک لفظ بھی مسلمانون کے مخصوص تو قلم اسلامی کے سامنے سون سون پکارتے بھاگتے پھرینگے ایک لفظ بدلے بیشمار الفاظ پارسیون کو لکھے جاوینگے خبر شرط اور یہی سندگی

جنگ دارفور و فتحیابی خدیو مصر و لشکر سلطانی

نہایت خوشی کا کلام ہے نوید فتحیابی سلطان اسلام ہے تاریخ ۱۹ شعبان کے اخبار جوایب اسکانہ علیہ سلطانی مین صاحب مہتمم اخبار تحریر فرماتے ہین ترقی حکومت و دولت سلطانی کی تہنیت سناتے ہین کہ اسوقت دربار مصر سے ہمارے پاس یہ خوشخبری آئی کہ جناب خدیو مصر کا لشکر جو چند مہینا سے ملک دارفور پر جاکر لڑائی اور بندوبست کر رہا تھا الحال مرتبہ آخر کی فتح پائی اس لڑائی مین حاکم ملک دارفور سلطان ابراہیم کا لشکر مین دس ہزار سوار اور پیادہ جنگی کی جمعیت معہ ہتیار آتشبار تھے اور لشکر ظفر پیکر سلطانی جناب خدیو اعظم کے فقط سولہ سو آدمی دلیران مصری اور ترکی اپنے سرداران نامور موسی آغا اور رایح اغا اور نصر اغا بشیر کی سرداری مین تھے یہ لڑائی تاریخ ۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۱ کو شروع ہوئی طرفین سے فقط دو کلاک تک تیر کی لڑائی ہوتی رہی ایسا دیکھتے دیکھتے رگ شجاعت دلیران ترکی اور مصری کی حرکت جوش مین آئی یکبارگی مستعد ہو کر اگرچہ جمعیت قلیل تھی اوس گروہ کثیر دس ہزار کے اوپر اون سولہ سو بہادرون نے حملہ کیا مثل بجلی کے تڑپ کر اوس گروہ انبوہ مین غت بت ہوگئے مثل شیرون کے گلہ گوسپندون مین آکر وہ شکار افگن جھٹ پٹ ہوگئے کہان وہ گروہ غول بیابانی اور کہان یہ شیران نیستان

سلطانی ان کی صف شکنی دیکھکر مخالفین مجمع عظیم کے چھکے چھوٹ گئے تاب مقابلہ کی ہرگز نہ لا سکے شکست فاش کھائی بھاگنے پر پشت پھرائی آخرکو ذرا بھی ٹھیر نہ سکے مقابلے سے بھاگ نکلے حاکم ولد فور کا وزیر ابو ناجو اس لشکر کا سردار ہو کر آیا تھا دلیران سلطانی کے ہاتھ سے مارا گیا اور وزیر دار فور کا بیٹا بھی سرداری فوج میں آیا تھا وہ زندہ گرفتار ہوا جبکہ وزیر کے مارے جانے اور اسکے بیٹے کے قید ہو جانیکی خبر حاکم دار فور کو معلوم ہوئی سنتے ہی آتش غضب سے لال ہو گیا خون وزیر کا بدلا لینے کو نہایت جوش و خروش سے آمادہ ہوا پچاس ہزار فوج پیادہ اور سوار ہر طرف سے جمع کرکے سر تا پا آتشبار تاریخ ۱۸ جمادی الاول کو نہایت غضب کے ساتھ مقابلہ لشکر مصر کے واسطے بھیجی اوس فوج نے آتے ہی اپنے عظمت گروہ پر مغرور ہو کر لشکر مصر کو تھوڑا سمجھکر فوراً حملہ کیا اور بکمال غرور اور نخوت دیکھکر شجاعان ترکی اور دلیران مصری کہ ایک ایک جوان چنندہ اور آزمودہ کار تھے اوس کثرت گروہ صحرائی کا ہرگز خوف نکر کے کمال جوانمردی سے حملہ آور ہوئے اور دشمنوں کے مجمع میں گھس گئے پھر تو وہ صف شکنی دکھائی کہ دیکھنے والوں کو جنگ رستم و اسفندیار کی یاد آئی جو سامنے آیا شمشیر مصری سے چو رنگ بنایا خون دشمن سے زمین صحرا کو لالہ رنگ بنایا آخرکو ان تھوڑے سے بہادروں نے اس ہجوم جارت کا مصاف کیا کہ فقط ایک کلاک اور ۵ منٹ کے عرصے میں تمام میدان جنگ فوج مخالف سے صاف کیا دلیران رومی کی اس دار و گیر اور حملہ شیرانہ سے اوس انبوہ کثیر کے حواس اڑ گئے آنکھوں میں سرسوں پھولی ہوش جاتا رہا بھاگنے کی راہ ڈھونڈی آخرکو شکست کھائی ہزیمت کی ندامت اوٹھائی پھر تو شجاعان فوج مصری نے ہر طرف سے تلوار لیا جسنے مقابلہ کیا مثل صاعقہ کے گر کر مار لیا جب کہ سب بھاگ نکلے دور تک تعاقب کیا جب وقت تاریکی رات کی زیادہ ہوئی فوج جلاد ڈنکا بجا کر اپنے لشکرگاہ کو فتح مندی و خاتمہ کے ساتھ مراجعت کی اس لڑائی میں اوس پچاس ہزار فوج دشمن میں سے ۱۵ سو آدمی شجاعان مصری کے ہاتھ سے مارے گئے اور چار سو نفر زخمی اور زندہ گرفتار ہوئے یہ لڑائی غلام فروشی اور قزاقی کے منع کرنیکے باعث ہوئی کیونکہ پہلے اسکے جناب خدیو مصر نے ملک سودان کی طرف تجارت بردہ فروشی کی ممانعت کا حکم تاکید کیا تھا اور دوسری اطراف میں بھی اسی طرح کا احکام قطعی دیا تھا کہ جو کوئی تعمیل حکم کا خیال نہ لائیگا سزا شدید پائیگا یہ حکم سلطان دار فور کو بہت ناگوار ہوا اطاعت حکم سے سرکشی کرکے لڑنے پر تیار ہوا آخر کو شکست کھا کر سزاوار کردار ہوا یہ تیسری مرتبہ کی لڑائی تھی ہر مرتبہ لشکر سلطانی نے فتح پائی اس دار فور کے باشندے اور حاکم اگرچہ برائے نام کے مسلمان ہیں لیکن بالکل جاہل اور خارج خصلت حیوان ہیں جو کوئی مسافر یا قافلہ اوس طرف جاتا ہے اون کو جان سے قتل کرکے مال اسباب سب لوٹ لیتے ہیں ہرگز رحم نہیں کرتے حاکم دار فور کو بردہ فروشی کا بہت فائدہ ہے اسی سبب سے وہ بردہ فروشی کے واسطے بڑا ظلم اور بیرحمی کرتا ہے گرفتاری انسان کیواسطے اکثر گانوؤں اور رستوں کے اوپر مثل قزاقوں کے ٹوٹ پڑتا ہے عورت و مرد بچوں کو گرفتار کرکے بیچ ڈالتا ہے اور انسان کو قیمت حیوان کے موافق ارزان دیتا ہے اور بہت لڑکوں کو مثل بکروں اور بیلوں کے بڑی تکلیف کے ساتھ خصیا کرکے خواجہ سرا بناتا ہے اون کو دولتمندوں کو اور امیروں کے پاس زیادہ قیمت سے بیچتا ہے سخت ظلم اور جلادی کرتا ہے اس ملک سودان اور تمام ملک دار فور کی زمین ہندوستان کی زمین کے موافق بہت زرخیز ہے روئی اور اناج کی قسم بہت پیدا ہوتی ہے شہتوت کے جنگل ہیں اوس میں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کرنے سے ریشم بہت زیادہ پیدا ہو سکتا ہے ایسے عمدہ ملک پر ایسا جنگلی اور جاہل و ظالم حاکم ہونے سے بنی نوع انسان کو نہایت نقصان جان و مال اور خرابی عظیم کا باعث ہے اب خدیو مصر کا وہاں علم اور تہذیب و شائستگی اور چیز شایع کرنیکا خاص ارادہ ہے اس حاکم دار فور کے نہایت خلاف شرع ہونے سے اول ملک تونس کے بادشاہ سید احمد بے نے اوسکو ایسی حرکتوں سے منع کرنیکی بنیاد ڈالی تھی اسواسطے اب یہ دار فور کا ملک بالکل حکومت سلطانی اور خدیو اعظم کے قبضہ

اختیار میں آجانے سے نہایت آبادی اور مسلمانوں کی بہتری ہوگی تمام ملک میں مدرسے اور شفاخانے اور آتشی گاڑی اور تار برقی وغیرہ سب تیار کیا جاویگا تجارت اور تہذیب کا نہایت عمدہ بندوبست ہوگا جس وقت اس فتح سندی لشکر خدیو کی خبر شہر پای تخت فرانس میں پہنچی تو وہان کے بادشاہ جمہوریہ اور اہل کاران سلطنت نے بہت خوشی کی اور جناب خدیو مصر کو اس فتح عمدہ کی مبارکباد لکھی ہے کیونکہ دارفور کی تجارت میں فرانس کو بہت فایدہ ہے اور وہ جنگلی لوگ قافلہ تجارت کو لوٹ کر آدمیون کو قتل کروا ڈالتے ہیں اسی سبب سے اہل فرانس اور وہان کے لوگون کو خوشی ہوئی ہے بہت بڑا ملک حضرت سلطان روم کی حکومت اور خدیو مصر کے قبضہ اختیار میں آیا

حضرت سلطان روم

تاریخ ۲۰ شہر شعبان کا اخبار جوایب آیا اوس مین مرقوم ہے کیفیت احکام دربار روم ہے کہ بالفعل حضرت ظل سبحانی قیصر روم نے انتظام آتش زدگی کے واسطے ایسا حکم فرمایا ہے کہ الحال سے فقط آگ بجھانیکے واسطے ایک ہزار آدمی اور زیادہ نوکر رکھ کر مقرر کئے جاوین وہ لوگ اسی کام پر مستعد رہیں اور کتنے ایک مکان جا بجا تیار ہوئے ہیں اون میں آگ بجھانیکے اسباب اور کلین رکھی جاوینگی اور اون ہر ایک مکانون کے پاس بہت نزدیک سلسلہ تار برقی قایم کیا جاویگا کہ جہان کہیں آتش زدگی ہو فوراً اوسکی خبر بذریعہ تار کے اون آدمیون کو معلوم ہو جاوے اوسی وقت مقام واردات میں اسباب پہنچکر آگ بجھا دیوین سبحان اللہ حضرت سلطان جمجاہ حفاظت رعایا کیواسطے کس طرح کا بندوبست عمدہ کرتے جاتے ہیں شاہان زمان کو رعیت کی خبرداری اور حفاظت اسی طور پر ہمیشہ کرنا چاہئے ـــــ اور دوسرا حکم حضرت سلطان اسلام نے یہہ تجویز فرمایا ہے کہ عورات مظلومہ اور دادخواہ کو عام محکمہ عدالت میں جانا بہت مشکل اور دقت ہوتی ہے اسلئے ایک مکان علیحدہ بنایا جاوے کہ اوس میں فقط عورتون کی دادرسانی کا محکمہ رہے اور جو عورت دادخواہ ہو وہان آرام اور پردہ کے ساتھ جاکر انصاف پاوے کیونکہ کتنی ایک عورتین عام محکمون میں نہیں جا سکتی ہیں اپنے ظلم یا معاملہ کی شکایت سے خاموش ہوکر بیٹھ رہتی ہیں یہہ تجویز سلطان رعیت پرور نے بہت اچھی کی ہے

مصر اخبار جوایب میں تحریر ہے ترقی حکومت کی تحریر ہے کہ الحال جناب خدیو مصر نے سعادت لو اسمٰعیل ایوب پاشا کو واسطے دفع کرنے شرارت اہالیان دارفور کے زبیر بک کی طرف جو بھیجا تھا اکثر لوگ حکومت خدیو کے تابع ہوگئے

کتاب طب

اوسی اخبار جوایب روم میں تحریر ہے کہ اندنون شہر لیبک بک کے باشندہ ایک طبیب نامور نے علم طب کا ایک کتاب پایا ہے ہر حال صاحب خبر نے نہیں لکھا کہ کیونکر ملی کہان سے آئی ہے فقط یہہ تحریر کیا ہے کہ وہ کتاب کسی درخت کے پتون پر لکھی ہوئی ہے وہ پتے درخت کیلہ کے پتون کے موافق ہیں اوس کتاب میں علم کا اصول اور منشا بہت عمدہ طور سے بیان کیا ہے اور دوسرے بھی بہت فوائد ہیں سنہ ۱۴۹ عیسوی میں تصنیف ہوئی اب وہ ترجمہ کے ساتھ چھاپی جاتی ہے عرصہ قریب میں تیار ہو جاویگی

طغیانی دریای نیل

مصر کی خبر سے صاحب جوایب حوالہ قلم کرتے ہیں کہ اس سال دریای نیل میں بہت طغیانی ہوئی سال گذشتہ میں فقط بیس ۲۰ دراع پانی بڑھا تھا اور اس سال ۲۵ دراع اور تین انچ ہوا یعنے پانچ دراع ۳ انچ سال گذشتہ سے زیادہ پانی کی طغیانی ہوئی ایسا طور دیکھ کر خدیو مصر نے مکانون اور کھیتون کی حفاظت کیلئے بہت مضبوط تدبیر کی ہے

جزیرون میں حاجیون کو حکم

صاحب اخبار جوایب تاریخ ۲۰ شعبان کے اخبار میں ظاہر کرتے ہیں کہ الحال دریائی جزیرون کے حاکم سلطانی نے اور مصر کے مسلمانون کو کعبہ شریف کا قصد کرنے سے اس سال باز رکھا ہے کیونکہ حجاز کی زمین میں بیماری وبا کی بہت پھیلی

مبارک جشن عید روز دیوالی سال جدید دیو صاحب نیک نام حاکم
دل والا مقام

کیا خوش نما ہے یہ سال مبارک کا آج جشن ہے ایک جشن کیا کہ مبارک ہزار جشن

بدل سے التجا ہی خدای کریم سے ہون اس شکوہ و شان کے یارب ہزار جشن ترنج کلک رنگین نگار و فور نیسے مسرور کا عنبر فشان ہر روز ہے امتزاز نسیم تہنیت جشن شگون سال جدید سے بہار خط گلزار عیان ہے سبحان اللہ فصل بہار عالم میں آئے موسم راحت افزا سال جدید ہے عجب عالم بہار ہے جسطرف نگاہ جاتی ہے شگفتہ لالہ زار ہے درختون پر سبزی ہے اور ہی جوبن ہے عجب جنگل بھی بوستان ہے کہا جاتا ہے پھولا ہوا بن مثل گلشن ہے ہر شجر کو باغبان حقیقی نے خلعت زمردی عطا کیا ہے جوبان چمن پر حسن چھایا ہر رنگ جو تاک ہے وفور سرور بادۂ عشرت سے حسن ساقی کی تاک میں آئینہ تمام ہے جو سرو ہے تازگی تازہ سے اکڑتا ہے ہر جانب ریاحین تازہ لہکتے نظر آتے ہیں فرط خوشی طراوت سے پھولے نہیں سماتے ہیں سنبل زار اور نرگس کا رنگ عطف دکھاتا ہے سلسلۂ زلف دلبرون کی یاد دلا کر دلون کو پھنساتا ہے جسطرف نظر ترقی کو کہیں تختۂ لالہ کہیں شگفتہ ارغوان ہے فرحت کا عالم ہے عیش کا سب سامان نکہت و فور ہے آمد بہار سال ہے بلبلون کا ترنم خیابانون میں کبک خوشخرامی سے خندہ زن ہیں شاخون پر عنادل ہجوم ہے طاؤسان طناز سرگرم رقص نظر آتے ہیں نسیم و صبا کے جھونکون سے دلون کے غنچے کھلے جاتے ہیں کہیں نرگس چشم مستانہ ابھی دکھاتا ہے پھر جاتی ہے سوسن کی زبان سے شگون جشن سال کی صدائے مبارک باد آتی ہے اہتزاز نسیم عشرت سے خیرخواہون کا غنچۂ امید شگفتہ ہے جہان تک نظر جاتی ہے سبز برگ سرو پیدا ہے کیون نہو جناب معلی القاب والا خطاب مہر سپہر آسمان تمنا تیر منیر فلک مروت و فتوت گل گلستان امارت گوہر یگانہ دریا ریاست فرخندہ خصال عالی اقبال شہسوار میدان سروری و سروری تاجدار اقلیم والاجاہی و بختیاری کریم الاخلاق عمیم الاشفاق سرچشمہ عدد اتی مورد عنایت ربانی منبع کرم حاتم ثانی فیض و بخشش قدرشناسی مین لاثانی امیر بادل رئیس دریادل عالی خاندان والا دودمان جنکے جود و سخا کی دھوم ہے شہرہ عالی ہمتی و فیضرسانی کا ہزارون کو معلوم ہے اوسی عالی ہمت کی شان مین یہ ابیات مطابق حال پائی ہے واسطے پیشکش کے احاطۂ تحریر مین آئی ہو سے

یقین ہے پارس کی اکسیر سب ہون سنگ غبار ○ جو کوہ و دشت پہ تیری نظر پڑے یکبار ○ سحاب فیض کرم نے تیرے کیا جو گذر ○ تو خار زار بنا رشک صفحۂ گلزار ○ جہان مین فیض کا تیرے ہے غلغلہ اوتھا ○ چمن مین سبزۂ خوابیدہ ہو گیا بیدار ○ نگاہ جو تیری گر شریک نیسان ہو ○ نہ نکلے بطن صدف سے بجز در شہوار ○

ہے **جناب دیوان بھوانیداس نینو مل صاحب** وزیر اور وکیل سرکار عالی نے جشن دیوالی مبارک سال کی جدید بزم شاہانہ اور مجلس نشاط امیرانہ آراستہ کر کے بہت جاہ و حشم سے مسند شگون میمنت مشحون پر جلوہ گری فرمائی ہے اسلئے عروس اقبال خجستہ صورت ہمایون فال بعنایت ایزد متعال یہ سب سامان سعید عیش نشاط و دولت و حشمت لیکر واسطے شگون ترقی دولت و افزونی مدارج اعلی سال آئندہ کے اطاعت کو آئی ہے خدا تعالی نے جناب دیوان صاحب نیکنام کو بہت عالی ہمت اور صاحب اخلاق و قدردان و عالی اقبال بنایا ہے اس خوش نصیبی سے فصل بہار بھی مبارکباد کو آئی ہے جناب ممدوح کی اوس روز سعید کی خوشی و آراستگی مجلس نشاط اور روشنی مکانات اور سامان جشن عیش و عشرت رقص و سرود پری پیکرون داد و دہش کا حال اسی چار ورق اخبار کیا بیان ہو سکے ہر طرف سے جشن امارت اور بزم خسروی کا سب سامان شایان شان ریاست بڑودی کا آیا ہے جسکو دیکھکر فلک نے آوازہ تحسین سنایا ہے تمام مصاحبین و خیرخواہان حاضر مجلس جشن صفا کر رہے منزلت والا مرتبت دبیر عطارد رقم منشی شیرین قلم منشی **تہلرام صاحب** پیشکار خیرخواہ و وفادار دلون کی خوشی اور شگفتگی کا عجب عالم تھا پری پیکرون کے ناچ و گانے اور ماہ رویون کے جھرمٹ اور ہر جانب سے صدائے مبارکباد اور دعا کے غلغلہ سے عجب حشمت و شوکت کا عالم آشکارا تھا بالکل پرستان کی صورت و راجا اندر کا اکھاڑا ہے خدا تعالی جناب دیوان

دیوان صاحب ہمیشہ بصحت و سلامت و دل شاد رہکے سال بسال یہ جشن نصیب ہو ہر طرح سے آباد رکھے اب یہ خیرخواہ قدیم مہتمم کشف الاخبار بمبی نہایت خوشی کے ساتھ اس جشن سال مبارک کی مبارکباد دیتا ہے اور منشی پیلرام صاحب کو بھی اوس کے آقای نامدار کی خوشی اور سال جدید کی خوبی کی مبارکباد دیتا ہے با صد پلا

مدرسۂ علمہ محمدی

اسکا رخیر اور نیکنامی دین اور مدد و دان اسلام کا حال جو سنا جاتا ہے تحریر مین آتا ہے حضور مثلاً دیندار ان زمرۂ غریب بہت خوشی سے شریک مدد ہو جاتے ہین پس ہفتہ مین بیچارہ غریب مگر عالی ہمت اور نیک نیت زمرہ جولاہا لوگون نے اپس مین چندہ کرکے دو سو روپیہ آٹھ آنہ چھ پائی علمہ ممدوح مین بھیجے تھے آفرین ہے ان غریب لوگون کی ہمت و دینداری پر بہت ثواب عظیم اور کیسی دینداری کا کام کیا مگر تعجب ہے کے ایسے کام نیک اور ترقی اسلام اور بہتری و بلند نامی دین کے کام عمدہ بین دولت مند سیٹھ صاحبون کا نام نہین سننے مین آتا ہے ایسی کم توجہی اور بے پروائی کا حال سنکر باہر کے لوگ تعجب کرینگے باقی آیندہ

مسلمان ہونا

جمعہ گذشتہ کے دن ایک لڑکا ہندو قوم مالی اور اسکی مان طریقۂ اسلام کی خوبی اور راہ نجات کی سمجھ پاکر مسلمان ہو گئی یہ دونون حضرت مولوی نظام الدین صاحب مہتمم علمہ محمدی کی خدمت مین حاضر ہوئے کھانا اور کپڑا اسیوقت مقرر ہو گیا اول اب نماز وغیرہ ادا کی فرایض حضرت مولوی صاحب کے پاس سیکھتے ہین اور مدرسہ بھی جاری ہے

طوفان

صاحب راقم رنگلشین لکھتے ہین کہ حالات طوفان کے بابت جو ایک چٹھی ہورضا ہولہ مقام کلکتہ سے ہماری پاس آئی اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمکو اس حال کا بیان کرنا ضرور نہین کہ اس نواح مین ہر شخص کے زبان سے بجز طوفان کے اور کوئی تذکرہ نہین سنا جاتا اور حالات بردوان کے معلوم ہونے تک ہم سکو ۔۔۔ استقلال اپنی بڑی بربادی کا تھا ہمارے اصلی مکانات کو تو ضرر نہین پہونچی لیکن ہمارے مکانات بیرونی بالکل تہ و بالا ہو گئے اور باغ ویران ہو گیا درخت جڑ سے اوکھڑ گئے اور مرغی اور کبوتر وغیرہ خانگی جانور واللہ اعلم کہان غارت ہو گئے کچھ سراغ اونکا نہین لگتا اور تو تے پھوٹ اور خوراک سے سڑک پٹ گئی دریای گنگ طغیانی سے ایک سمندر معلوم ہوتا تھا اور بسبب ہجوم بخارات اور بادلون کے دوسرا کنارا نظر نہین آتا تھا اس جانب کے کنارہ پر موجون کی شدت نے خوب زور پہونچایا پہلو کبھی یہ بات میرے خیال مین ہرگز نہین آتی تھی کہ ایک کم وسیع دریا اسقدر عالیشان اور ہیبت ناک کیونکر بن سکتا ہے ـــ خبر بردوان کی بہت زیادہ حسرت ناک ہے تمام عمدہ بازار اور سڑکین جنکا ہمکو بڑا بھروسا تھا بالکل معدوم ہو گئین محل لکشن کا نام و نشان باقی نہ رہا اور گرجا بھی بالکل غرق ہو گیا کوئی راستہ بسبب ٹوٹے ہوئے درختون کے قابل گذر نہین رہا اور کوئی مکان تھوڑے بہت ضرر سے خالی نہین رہا اور بہت سی جانین بھی تلف ہوئین بنگالی اپنے حد سے باہر نکل گئی اور تمام مقامات کو غرق آب کر دیا لوگون کا حال بہت رنج کے لائق ہے اور وہ کہتے ہین کہ بعد قحط کے ایسی تباہی کے وقوع سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ہم سے خفا ہے اور ہمارے گناہون کی سزا ہمکو دیتا ہے اخبار عالم

واقعہ عجیب

گوالیار گزٹ نمبر ۴۳ مکتوبہ ۵ ۲ اکتوبر سے نقل ہے کہ رپورٹ علاقہ دار جہانسی سے جو بجھنور جہاراجہ صاحب بہادر والی گوالیار آئی اوس مین یہ لکھا ہے کہ ۲۹ ستمبر ۱۸۶۴ء کل کے روز مسمی شادی ورزی ساکن قصبہ لیار کا لڑکا بعمر سوا برس کے جو بعارضہ سوکھا بیمار تھا بوقت پہر دن چڑھے فوت ہو گیا اور چار گھڑی دن رہا سوا اوسکا دفن کرنے کو مسمی لہا رہ سوبرا لگا ساتھ لیا اور پہنچا ایک گڑھا کھود کر اوسکو رکھکے